QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

اصول نقد حدیث کے متنی معیارات کا اطلاق: ائمہ اربعہ کی حدیثی تالیفات کا تجزیاتی مطالعہ

Application of Textual (Matn-Based) Criteria in Hadith Criticism: An Analytical Study of the Hadith Works of the Four Imams

* ***Dr. Ihsan ul Rahman Ghauri***
Associate Professor, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore, Pakistan.
Email: ihsan.is@pu.edu.pk

Abstract

This research article offers a comparative examination of the textual (matn) criteria applied in Hadith criticism by the four prominent Imams: Abu Hanifa, Malik ibn Anas, Muhammad ibn Idris al-Shafi'i, and Ahmad ibn Hanbal. While the authenticity of Hadith relies heavily on the chain of narration (sanad), the content (matn) must also be scrutinized for coherence with the Quran, established Sunnah, consensus of the Ummah, and rational principles. The study delves into each Imam's methodology: Abu Hanifa's focus on rational deduction and alignment with general jurisprudential principles; Malik's emphasis on the living practice of the people of Medina as a benchmark for textual validity; Shafi'i's rigorous insistence on harmony with definitive texts and avoidance of anomalies or hidden defects; and Ahmad's prioritization of textual traditions over analogy, with flexibility for weaker narrations in matters of virtues, provided they do not contradict core principles. Through this analysis, shared foundational standards—such as conformity with the Quran and consensus—are highlighted alongside distinctive differences influenced by historical, intellectual, and regional contexts. The findings underscore the dynamic evolution of Hadith sciences and its impact on the diversity of Islamic jurisprudence.

Keywords: *Hadith criticism; Matn criteria; Four Imams; Usul al-Hadith; Abu Hanifa; Malik ibn Anas; Al-Shafi'i; Ahmad ibn Hanbal; Comparative analysis; Textual authentication*

حدیثِ نبویؐ کی صحت و قبولیت کے لیے محض سند کی درستی اور اتصال کافی نہیں، بلکہ اس کے متن کی درایت اور فہم بھی نہایت بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ محدثین اور فقہا نے جہاں اسانید کی باریکیوں

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

پر محنت کی، وہیں متنِ حدیث کو بھی عقل، قرآن، سنتِ متواترہ، اجماع امت اور قطعی دلائل کی روشنی میں پرکھا۔متن میں موجود کسی شذوذ، نکارت، یا عقل و نقل کے مسلّم اصولوں کے خلاف اشارے حدیث کے قابلِ قبول ہونے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ائمہ اربعہ نے اپنے اپنے زمانے، علمی ماحول اور اصولی رجحانات کے مطابق متنِ حدیث کے مختلف معیارات مرتب کیے۔امام ابوحنیفہؒ نے عقل اور فقہی اصولوں کی بنیاد پر متن کا تجزیہ کیا، امام مالکؒ نے عمل اہلِ مدینہ کو متن کے فہم کا معیار بنایا، امام شافعیؒ نے نصوص اور قیاس کے ساتھ متن کی ہم آہنگی کو لازمی قرار دیا جبکہ امام احمدؒ نے نصوص پر زیادہ اعتماد کے ساتھ ساتھ متن کی تطبیق کو اہم سمجھا۔اس باب کا مقصد یہی ہے کہ ائمہ اربعہ کے ہاں متنِ حدیث کے معیارات کا تقابلی مطالعہ کیا جائے تاکہ واضح ہو کہ سند کے ساتھ ساتھ متن کی جانچ کے لیے ان کے اصول کیا تھے، ان میں کیا اشتراکات تھے اور کہاں کہاں نمایاں اختلافات سامنے آتے ہیں۔یہ موازنہ نہ صرف اصولِ حدیث کی تاریخی تطور کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے بلکہ فقہی و استنباطی اختلافات کی اصل جڑوں کو بھی آشکار کرتا ہے۔

امام ابوحنیفہؒ کے متنی معیارات

ائمہ اربعہ میں امام اعظم ابوحنیفہؒ (وفات 150ھ) کی علمی شخصیت اپنی جامعیت اور فقہی بصیرت کے اعتبار سے خاص امتیاز رکھتی ہے۔ان کے نزدیک حدیثِ نبویؐ محض اسناد کی درستی سے معتبر نہیں ہوتی بلکہ متن کی صحت اور اس کی موافقت بھی بنیادی شرط ہے۔یہی وجہ ہے کہ وہ حدیث کو قرآن کریم، سنتِ مشہورہ اور اجماعِ امت کے معیار پر پرکھتے تھے۔ان کے ہاں متنی نقد میں فقہی اصولوں اور عقلِ سلیم کی روشنی خاص اہمیت رکھتی تھی، اور وہ ایسے نصوص کو جو عقلِ عام یا ضروریاتِ دین کے ساتھ متعارض ہوں قبول نہیں کرتے تھے۔ امام ابوحنیفہؒ کی اصولی منہج کی وضاحت کرتے ہوئے ابن عبدالبر لکھتے ہیں:

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

كان أبو حنيفة لا يقبل من الأخبار إلا ما جاء عن طريق العدل الضابط، مما يوافق الكتاب والسنة المشهورة، أو ما اجتمع عليه الناس[1]

یہ اسلوب واضح کرتا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ روایت کی محض ظاہری صحت پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ اس کے متن کو قرآن اور سنتِ مشہورہ کے مطابق دیکھتے تھے۔اسی توضیح کو آگے بڑھاتے ہوئے خطیب بغدادی لکھتے ہیں:

كان أبو حنيفة يردّ خبر الواحد إذا خالف القياس أو خالف الأصول العامة[2]

اس سے ظاہر ہوا ہے کہ قیاسِ صحیح اور اصولِ کلیہ ان کے ہاں حدیث کے متن کے لیے معیار تھے۔ اس سے ان کا رجحان واضح ہوتا ہے کہ حدیث کا متن اگر کلی فقہی قواعد اور عقلِ سلیم سے ٹکراتا ہے تو اس کی قبولیت میں تردد کیا جاتا ہے۔ امام شاطبیؒ نے امام ابوحنیفہؒ کے منہج کی اس جہت کی تائید کرتے ہوئے لکھا:

إن أبا حنيفة إنما كان ينظر إلى الحديث من جهة موافقته للأصول المقررة، فإن خالفها لم يعتمده[3]

یہ وضاحت اس حقیقت کو مزید اجاگر کرتی ہے کہ امام اعظمؒ کے نزدیک حدیث کا متن جب تک قرآن، سنتِ مشہورہ اور اصولِ کلیہ سے ہم آہنگ نہ ہو، اس پر فقہی استدلال نہیں کیا جا سکتا۔

مغربی محقق جوزف شاخت نے بھی امام ابوحنیفہؒ کے بارے میں اس پہلو پر روشنی ڈالی ہے:

Abu Hanifa subjected hadith to the strict test of conformity with reason and general principles, often preferring rational deduction over solitary reports.[4]

---

[1] Ibn ʿAbd al-Barr, *al-Intiqāʾ fī Faḍāʾil al-Thalāthah al-Aʾimmah al-Fuqahāʾ* (Cairo: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1997), 145.

[2] al-Khaṭīb al-Baghdādī, *Tārīkh Baghdād* (Beirut: Dār al-Gharb al-Islāmī, 2001), 15:457.

[3] al-Shāṭibī, *al-Muwāfaqāt fī Uṣūl al-Sharīʿah* (Riyadh: Dār Ibn ʿAffān, 1997), 4:113.

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

یہاں یہ امر مترشح ہوتا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ نے عقل اور فقہی اصولوں کو حدیث کے متن کی تنقید میں فعال معیار بنایا، اور ان کے نزدیک روایت کی مقبولیت اس وقت تک یقینی نہیں جب تک وہ کلی اصولوں، مشہور سنت اور عقل سلیم سے مطابقت نہ رکھے۔

امام مالکؒ کے متنی معیارات

فقہی روایت اور حدیثی منہج میں امام دار الہجرہ مالک بن انسؒ (وفات 179ھ) کو ایک منفرد مقام حاصل ہے۔ان کے نزدیک حدیث کی صحت محض سندی معیار پر منحصر نہیں بلکہ اس کے متن کی ہم آہنگی اور تاریخی تسلسل بھی فیصلہ کن حیثیت رکھتے ہیں۔خصوصاً "عمل اہل مدینہ" کو انہوں نے متن کی صداقت کا اہم پیمانہ قرار دیا، کیونکہ اہلِ مدینہ براہِ راست عہدِ نبویؐ اور صحابہؓ کے تعامل کے وارث تھے۔ ابن عبدالبر نے امام مالکؒ کے منہج کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

كان مالك يحتج بعمل أهل المدينة، ويراه أصلاً من أصول الشريعة، ويقدمه على خبر الواحد إذا خالفه[5]

یہ روایت امام مالکؒ کے اس رجحان کو نمایاں کرتی ہے کہ متنِ حدیث اگر اہلِ مدینہ کے متواتر عمل سے ٹکرائے تو وہ اس پر اعتماد نہیں کرتے۔

اسی طرح قرآن و سنت متواترہ کے ساتھ مطابقت بھی امام مالکؒ کے نزدیک بنیادی شرط تھی۔ خطیب بغدادی نے ان کا یہ قول نقل کیا ہے:

الحديث إذا خالف الكتاب أو السنة المشهورة أو عمل أهل المدينة تركه مالك [6]

[4] Joseph Schacht, *The Origins of Muhammadan Jurisprudence* (Oxford: Clarendon Press, 1950), 74.

[5] ⁵ Ibn ʿAbd al-Barr, *al-Tamhīd li-mā fī al-Muwaṭṭaʾ min al-Maʿānī wa-al-Asānīd* (Rabat: Wizārat al-Awqāf wa-al-Shuʾūn al-Islāmiyyah, 1982), 1:75

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

یہ اقتباس واضح کرتا ہے کہ امام مالکؒ متن کی تنقید میں نصوصِ قطعیہ اور عمل اہل مدینہ دونوں کو لازمی میزان تصور کرتے تھے۔ امام شاطبیؒ نے بھی مصالحِ شریعت کے ساتھ ہم آہنگی کو امام مالکؒ کے اصولوں میں شامل کیا ہے:

إن مالكاً كان يعتبر المعاني العامة للشريعة ومقاصدها، فلا يقبل من الأخبار ما خالفها[7]

یہ بات اس امر کو اجاگر کرتی ہے کہ امام مالکؒ متن کی صحت کو محض نقل پر موقوف نہیں کرتے بلکہ اس کی مطابقت مقاصدِ کلیہ اور مصالحِ شریعت سے بھی مشروط کرتے تھے۔

امام شافعیؒ کے متنی معیارات

امام شافعیؒ (وفات 204ھ) نے اصولِ حدیث اور اصولِ فقہ کی تدوین میں جو بنیادیں فراہم کیں، وہ بعد کے ادوار میں ایک منہجِ کامل کی حیثیت اختیار کر گئیں۔ان کے نزدیک متنِ حدیث کی صحت کا پہلا اصول یہ تھا کہ وہ قرآنِ کریم اور سنتِ ثابتہ کے ساتھ ہم آہنگ ہو۔اگر کوئی روایت نصِ قطعی یا سنتِ متواترہ کے خلاف نظر آتی تو امام شافعیؒ اس پر عمل کے قائل نہ ہوتے۔ ابن قیمؒ نے ان کے منہج کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا:

وكان الشافعي يرد الحديث إذا خالف نص القرآن أو السنة المشهورة أو الإجماع[8]

یہ عبارت ظاہر کرتی ہے کہ امام شافعیؒ نے متن کے نقادانہ معیار کے طور پر قرآن، سنتِ مشہورہ اور اجماع کو بنیاد بنایا۔ان کا ایک اور نمایاں اصول یہ تھا کہ عقل و قیاس کے مقابل اگر کوئی صحیح حدیث آجائے تو وہ اس کو ترجیح دیتے۔ان کا مشہور قول ہے:

6 al-Khaṭīb al-Baghdādī, *al-Faqīh wa-al-Mutafaqqih* (Beirut: Dār Ibn al-Jawzī, 1997), 1:151.
7 al-Shāṭibī, *al-Muwāfaqāt fī Uṣūl al-Sharīʿah* (Riyadh: Dār Ibn ʿAffān, 1997), 4:219.
8 Ibn Qayyim al-Jawziyyah, *Iʿlām al-Muwaqqiʿīn ʿan Rabb al-ʿĀlamīn* (Cairo: Dār al-Ḥadīth, 1991), 2:362

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

إذا وجدتم في كتابي خلاف سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقولوا بسنة رسول الله ودعوا ما قلت[9]

یہ اس حقیقت کو عیاں کرتا ہے کہ امام شافعیؒ نے متنِ حدیث کو قیاس یا رائے پر مقدم رکھا اور نص کو ہر حال میں حاکم قرار دیا۔ البتہ وہ حدیث میں موجود شذوذ یا علت کو ناقابلِ قبول سمجھتے تھے۔ حافظ ابن حجرؒ نے امام شافعیؒ کی اس روش کا ذکر کرتے ہوئے کہا:

اشترط الشافعي في قبول الخبر السلامة من الشذوذ والعلل[10]

اس سے واضح ہوتا ہے کہ متن کے نقد میں امام شافعیؒ نے محض ظاہر پر اکتفا نہیں کیا بلکہ خفی علل اور شذوذ کو بھی پرکھا۔ مستشرق جوزف شاخت نے امام شافعیؒ کے منہج پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا:

> Al-Shafiʿi was the first to insist that the Prophetic tradition must be scrutinized not only in isnad but also in its content, ensuring harmony with Qur'an and consensus.[11]

یہ تجزیہ اس حقیقت کی تائید کرتا ہے کہ امام شافعیؒ نے متن کی نقادانہ چھان بین کو ایک باقاعدہ علمی اصول کی صورت عطا کی، جس نے بعد کی حدیثی روایت پر گہرا اثر ڈالا۔

امام احمد بن حنبلؒ کے متنی معیارات

امام المحدثین احمد بن حنبلؒ (وفات 241ھ) کا مقام اصولِ حدیث اور فقہ میں اس درجہ رفیع ہے کہ بعد کے ائمہ نے انہیں میزانِ اعتدال قرار دیا۔ان کے نزدیک متنِ حدیث کی صحت کا پہلا اور بنیادی

---

[9] al-Bayhaqī, *al-Madkhal ilá al-Sunan al-Kubrá* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1987), 211.

[10] Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, *al-Nukat ʿalá Kitāb Ibn al-Ṣalāḥ* (Riyadh: Maktabat Aḍwāʾ al-Salaf, 1999), 2:714

[11] Joseph Schacht, *The Origins of Muhammadan Jurisprudence* (Oxford: Clarendon Press, 1950), 10–12, 37–38.

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

اصول یہ تھا کہ وہ قرآن اور سنتِ متواترہ کے خلاف نہ ہو۔اگر کوئی روایت نص قطعی یا سنتِ ثابتہ سے معارض معلوم ہوتی تو امام احمدؒ اس کو ناقابلِ عمل قرار دیتے۔حافظ ابن تیمیہؒ نے اس منہج کو بیان کرتے ہوئے کہا:

أحمد لا يقبل حديثاً يخالف القرآن أو السنة المتواترة أو إجماع الصحابة[12]

یہ اصول امام احمدؒ کی اس سختی کو ظاہر کرتا ہے کہ متن کا قرآن و سنت کے ساتھ ہم آہنگ ہونا لازم ہے۔

دوسرا نمایاں معیار اجماعِ صحابہ کی پابندی ہے۔امام احمدؒ کے نزدیک وہ روایت جو صحابہ کرامؓ کے اجماعی تعامل سے متصادم ہو، قبول نہیں کی جا سکتی۔ابن قیمؒ لکھتے ہیں:

كان أحمد يجعل إجماع الصحابة ميزاناً، فما خالفه من الأخبار لم يعمله[13]

یہ اقتباس واضح کرتا ہے کہ امام احمدؒ کے نزدیک متن کے نقد میں صحابہ کے اجماعی فہم کو مرکزیت حاصل تھی۔

تیسرا اصول ان کی اس ترجیح میں جھلکتا ہے کہ اگر متن شرعی اصولوں سے ہم آہنگ ہو تو ضعیف حدیث کو بھی قیاس پر مقدم کر دیا جائے۔امام احمدؒ کا قول ہے:

الحديث الضعيف أحب إليّ من الرأي[14]

یہاں ان کا مقصد وہ ضعیف حدیث ہے جو سخت ضعف سے خالی ہو اور متن کے اعتبار سے مقبول ہو۔

[12] Ibn Taymiyyah, *Majmūʿ al-Fatāwá* (Riyadh: Majmaʿ al-Malik Fahd, 1995), 20:221
[13] Ibn Qayyim al-Jawziyyah, *Iʿlām al-Muwaqqiʿīn* (Cairo: Dār al-Ḥadīth, 1991), 1:31.
[14] al-Khaṭīb al-Baghdādī, *al-Jarḥ wa-al-Taʿdīl* (Beirut: Dār al-Fikr, 1986), 1:153.

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

چوتھا معیار فضائلِ اعمال اور احکام میں فرق کرنا ہے۔امام احمدؒ کے نزدیک فضائلِ اعمال کے باب میں متن میں کچھ نرمی برتی جاتی تھی، جبکہ احکامِ شرعیہ کے باب میں سخت احتیاط کو لازم سمجھا جاتا تھا۔اس پہلو کو حافظ ابن رجبؒ نے یوں بیان کیا:

أحمد يتساهل في روايات الفضائل، ويتشدد في أحاديث الأحكام[15]

یہ اس اصولی فرق کو اجاگر کرتا ہے کہ امام احمدؒ نے متن کے اعتبار سے موضوعات کو جداگانہ حیثیت دی۔

ائمہ اربعہ کے علم حدیث میں متنی معیارات کا تقابلی مطالعہ

ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کے اصولِ نقد حدیث کے متنی معیارات کا تقابلی مطالعہ ایک ہمہ گیر علمی تنوع کو منکشف کرتا ہے۔اگرچہ ان کے بنیادی اشتراکات میں کوئی ابہام نہیں، تاہم علمی و اجتہادی ماحول کے زیرِ اثر نمایاں اختلافات بھی سامنے آتے ہیں۔

سب سے پہلی اور بڑی قدرِ مشترک یہ ہے کہ تمام ائمہ کے نزدیک قرآنِ کریم اور سنتِ ثابتہ کے ساتھ مطابقت متنِ حدیث کی صحت کے لیے ناگزیر ہے۔حافظ ابن حجرؒ نے اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا:

اتفقت الأئمة على أن الحديث إذا خالف نص القرآن أو السنة المتواترة أو الإجماع لم يعمل به[16]

اسی طرح اجماعِ امت کے خلاف روایت کو ناقابلِ قبول قرار دینا بھی سب کا مسلمہ اصول ہے۔یہ اتفاق اس امر کو ظاہر کرتا ہے کہ ائمہ اربعہ نے متن کے نقد میں نصوصِ قطعیہ اور اجماعی معیارات کو بنیادی محور قرار دیا۔البتہ اختلافات کا دائرہ نہایت وسیع ہے۔امام ابوحنیفہؒ کے ہاں عقلِ سلیم اور قیاسِ صحیح

[15] Ibn Rajab al-Ḥanbalī, *Sharḥ ʿIlal al-Tirmidhī* (Riyadh: Dār al-ʿĀṣimah, 1997), 1:87.
[16] Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, *al-Nukat ʿalá Kitāb Ibn al-Ṣalāḥ* (Riyadh: Maktabat Aḍwāʾ al-Salaf, 1999), 2:719.

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

کو متن کی تنقید میں مرکزی حیثیت حاصل ہے، یہاں تک کہ انھوں نے بعض منفرد روایات کو اصولِ کلیہ کی روشنی میں پرکھا۔اس کے برعکس امام مالکؒ نے عملِ اہلِ مدینہ کو متن کی صحت کا معیار قرار دیا اور اسے تاریخِ نبویؐ کی عینی گواہی سمجھا۔امام شافعیؒ نے نصوص کی بالادستی کو عقلی قیاسات پر مقدم کیا اور مرسل روایت کو قبول کرنے کے سخت مخالف رہے، اس سے ان کے متنی منہج میں احتیاط اور سختی جھلکتی ہے۔دوسری طرف امام احمدؒ نے جزوی طور پر ضعیف حدیث کو بھی قبول کیا، خصوصاً فضائلِ اعمال کے باب میں، بشرطیکہ متن شرعی اصولوں کے خلاف نہ ہو۔

مستشرق گولڈزیہر کے مطابق ہر امام نے متن کے معیارات کو اپنے فقہی منہج، اصولی ترجیحات اور معاشرتی ماحول کے مطابق تشکیل دیا۔یہ تنوع اگرچہ بظاہر اختلاف کا آئینہ دار ہے، مگر درحقیقت اصولِ نقد حدیث کے ارتقائی سفر کا مظہر ہے، جس نے بعد کے ادوار میں علمِ حدیث کو مزید پختگی عطا کی۔[17]

خلاصہ ابحاث

ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کے متنی معیارات پر ایک طائرانہ نظر ڈالنے سے یہ حقیقت منکشف ہوتی ہے کہ ان کے مابین اصولی اشتراک کی بنیادیں نہایت مضبوط ہیں، مگر عملی اطلاقات میں اختلافات نمایاں صورت میں سامنے آتے ہیں۔سب ائمہ کا اتفاق اس امر پر ہے کہ حدیث کا متن قرآنِ کریم، سنتِ متواترہ اور اجماعِ امت کے ساتھ ہم آہنگ ہونا لازمی ہے، اور کوئی بھی روایت اگر ان معیارات سے متصادم ہو تو اسے قابلِ عمل نہیں سمجھا جائے گا۔امام مالکؒ اور امام احمدؒ نے اپنی اصولی سختی کے باوجود عملی روایات کو غیرمعمولی اہمیت دی۔امام مالکؒ نے عملِ اہلِ مدینہ کو متن کی صحت کا معیار بنایا اور اسے ایک زندہ اور اجتماعی روایت کی حیثیت دی، جبکہ امام احمدؒ نے آثارِ صحابہ اور امت کے اولین تعامل کو نصوص کی تطبیق کے لیے کلیدی سمجھا۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان دونوں ائمہ نے روایت کے متن کو

[17] Ignaz Goldziher, *Muslim Studies* (London: Allen & Unwin, 1971), 2:45.

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

تاریخی تعامل کے پس منظر میں پرکھنے کی روش اپنائی۔اس کے برعکس امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ نے عقلی و اصولی مطابقت پر زیادہ زور دیا۔امام ابوحنیفہؒ نے متن کو قیاسِ صحیح اور عقلِ سلیم کی کسوٹی پر پرکھا، اور اگر کوئی روایت مسلماتِ دین یا فقہی قواعد سے ٹکرائے تو اس کو رد کیا۔امام شافعیؒ نے نصوص کی بالادستی کو قیاس پر مقدم رکھا اور مرسل روایت کو قبول کرنے میں شدید احتیاط برتی، اس سے ان کے متنی معیار کی منطقی سختی نمایاں ہوتی ہے۔